قال ابن كثير في تفسيره (١/٥٨٣)

والمقصود من هذه الأية أن تكون فرقة من هذه الأمة متصدية لهذا الشأن وإن كان ذلك واجبا على كل فرد فرد من الأمة بحسبه كما ثبت في صحيح مسلم عن أبى هريرة قال: قال رسول الله صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (من رأى منكم منكرا فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الإيمان وفى رواية: وليس وراء ذلك من الإيمان حبة خردل)

مفتي محمد شفیع لکھتے ہیں۔ اللہ کی رسی مضبوط پکڑنے کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ دوسرے بھائیوں کو احکام قرآن وسنت کے مطابق اچھے کاموں کی ہدایت اور برے کاموں سے روکنے کو ہر شخص اپنا فریضہ سمجھے تاکہ یہ حبل اللہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ نہ جائے۔ معارف القران (٢/١٣٦)

اپنی اصلاح کے ساتھ دوسروں کی اصلاح کی ذمہ داری ہر مسلمان پر ڈالنے کے لئے قرآن کریم میں بہت سے واضح ارشادات ہیں۔ (٢/١٣٦)

ان نفوس قدسیہ (صحابہ کرام) کا ہر فرد خود کو دعوت الی الخیر کا ذمہ دار سمجھتا تھا (ایضا ٢/١٤١)

ان تمام آیات اور روایات سے یہی ثابت ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر امت کے ہر فرد پر لازم ہے (٢/١٣٧ معارف)

سورۃ والعصر کی آیت اور کنتم خیر امۃ وغیرہ آیات سے نیز احادیث مذکورہ سے امت کے ہر فرد پر اسکی قدرت کے مطابق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب کیا جا رہا ہے (٢/١٣٨)